

# باب: 11

حصہ ششم:

پاکستان اور

بین الاقوامی امور



## پاکستان کی خارجہ پالیسی

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کا جائزہ لے سکیں اور پاکستان کی خارجہ پالیسی کی موجودہ صورتحال کو متعین کرنے والے عوامل کو دریافت کرنے کے دوران اس کے مقاصد اور رہنما اصولوں کے ساتھ اس کے ہم آہنگ ہونے کا تجزیہ کر سکیں اور کہ کس طرح یہ امریکہ، برطانیہ، چین، وسطی ایشیائی ریاستوں، سارک اقوام، یورپی یونین کے ارکان اور اسلامی تعاون تنظیم کے ممالک کے ساتھ تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے۔
- ترکیہ، سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات اور روس جیسے ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کی موجودہ صورتحال کا تجزیہ کر سکیں اور پاکستان کی جغرافیائی اہمیت، جاری منصوبوں اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کی کوششوں جیسے عناصر کی بنیاد پر مستقبل کے امکانات کی پیش گوئی کر سکیں۔
- کشمیر کے تنازعہ کا تجزیہ کر سکیں اور اس مسئلے کے بہترین منظر نامے میں کشمیریوں کے حق میں حل ہونے کی صورت میں متوقع نتائج کا جائزہ لے سکیں اور اس کے پاکستان-بھارت تعلقات پر اثرات کا اندازہ لگا سکیں۔
- 9/11 کی صورتحال سے پہلے اور بعد میں پاکستان-امریکہ تعلقات پر تنقید کر سکیں اور اس کے پاکستان کی سماجی و اقتصادی صورتحال پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

## خارجہ پالیسی کا تعارف اور مفہوم

جیسے انسان تنہا نہیں رہ سکتا، ویسے ہی ایک ریاست بھی تنہا نہیں رہ سکتی۔ ریاستوں کو اپنی بقا، ترقی اور عالمی معاملات میں کردار ادا کرنے کے لیے دیگر ممالک اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تعلقات ریاست کی خارجہ پالیسی کے ذریعے قائم کیے جاتے ہیں۔

## خارجہ پالیسی کی تعریفات

خارجہ پالیسی کی چند مشہور تعریفات درج ذیل ہیں:

چارلس ویلیو کیگلے (Charles William Kegley) اور یو جین آر وٹکوف (Eugene R. Wittkoph) کے مطابق: ”خارجہ پالیسی وہ حکمت عملی یا طریقہ کار ہے جو قومی حکومت اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے خارجی عناصر کے ساتھ تعلقات میں اختیار کرتی ہے۔“

جارج ماڈلزکی (Georgem Modelski) کے مطابق: ”خارجہ پالیسی ان سرگرمیوں کا نظام ہے جو مختلف ریاستیں دوسری ریاستوں کے رویے میں تبدیلی لانے اور بین الاقوامی ماحول کے مطابق اپنی سرگرمیاں ڈھالنے کے لیے اپناتی ہیں۔“

مائیکل ایچ ہنٹ (Micheal H. Hunt) کے مطابق: ”خارجہ پالیسی ان اقدامات اور حکمت عملیوں پر مشتمل ہوتی ہے جو ایک قوم اپنے قومی مفادات کی حفاظت اور بین الاقوامی سطح پر اپنے اہداف حاصل کرنے کے لیے اپناتی ہے۔“

لہذا، خارجہ پالیسی یا خارجی تعلقات سے مراد وہ حکمت عملی ہے جو ایک ریاست دوسرے ممالک اور تنظیموں سے تعلقات قائم کرنے اور اپنے داخلی و بین الاقوامی مفادات کی حفاظت کے لیے استعمال کرتی ہے۔ خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد ریاست کے قومی مفادات کا تحفظ ہوتا ہے۔

خارجہ پالیسی کی تشکیل میں کئی داخلی اور خارجی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں، جیسے کہ نظریات، بین الاقوامی قانون، ہمسایہ ممالک اور بڑی طاقتوں کے ساتھ تعلقات، جغرافیہ، تاریخ، سلامتی کے خدشات، اقتصادی حالات، بین الاقوامی تجارت، اور ملک کا سیاسی نظام۔ خارجہ پالیسی عموماً انتظامیہ کے تحت تشکیل دی جاتی ہے جس میں مختلف محکموں اور اداروں کی رائے شامل ہوتی ہے۔

## پاکستان کی خارجہ پالیسی کے عوامل (Determinants of Pakistan's Foreign Policy)

پاکستان کی خارجہ پالیسی پر اثر انداز ہونے والے چند اہم عناصر درج ذیل ہیں: ۱۔ جغرافیہ: پاکستان کا محل وقوع جو جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے سنگم پر ہے۔ اس کی خارجہ پالیسی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ افغانستان، ایران اور بحیرہ عرب کے قریب ہونے کی وجہ سے علاقائی تعلقات اور سلامتی کے معاملات کی احتیاط سے نگرانی کرنا ہوتی ہے۔

۲۔ سلامتی کے خدشات: خطے میں عدم استحکام اور دہشت گردی کے خطرات کی موجودگی کے باعث سلامتی ایک اہم عنصر ہے۔ بھارت کے ساتھ تعلقات، خاص طور پر کشمیر جیسے دیرینہ تنازعات خارجہ پالیسی پر گہرے اثرات ڈالتے ہیں۔ اس کے علاوہ، دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں پاکستان کا کردار اور اس کی ایٹمی صلاحیتیں بھی اہم عوامل ہیں۔

۳۔ اقتصادی عوامل: معاشی مفادات بھی خارجہ پالیسی میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ پاکستان کو غیر ملکی امداد، سرمایہ کاری اور دوسرے ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات کی ضرورت ہوتی ہے۔ چین۔ پاکستان اقتصادی راہداری جیسے اقدامات اقتصادی شراکت داری کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ عالمی طاقتوں اور

علاقائی ممالک کے ساتھ معاشی تعلقات پاکستان کی ترقی اور مالی استحکام کے لیے ناگزیر ہیں۔

۴۔ اسلامی نظریہ: پاکستان کی نظریاتی بنیاد اسلام پر قائم ہے، جو اس کی خارجہ پالیسی پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ اسلامی ممالک کے ساتھ روحانی اور ثقافتی تعلقات، اور مسلم امہ کے مفادات کا تحفظ پاکستان کی پالیسی میں اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ اس میں مسلم ممالک کے ساتھ مضبوط تعلقات قائم کرنا اور عالمی سطح پر اسلامی مقاصد کے لیے آواز اٹھانا شامل ہے۔ اسلامی تعلیمات اور ریاست کے نظریاتی پس منظر کا اثر آج بھی پاکستان کی سفارتی حکمت عملی اور بین الاقوامی روابط پر نمایاں طور پر موجود ہے۔ اسلامی تعاون تنظیم کے ایک اہم رکن کے طور پر، پاکستان اکثر اپنی خارجہ پالیسی کو مسلم اکثریتی ممالک کے اجتماعی مفادات کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے۔ اس میں فلسطین کے مسئلے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کے حقوق کی حمایت جیسے امور شامل ہیں۔

۵۔ تاریخی پس منظر: ہمسایہ ممالک، خاص طور پر بھارت اور افغانستان کے ساتھ تاریخی تعلقات اور تنازعات آج بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ تاریخی عوامل قومی سلامتی اور علاقائی خود مختاری پر توجہ مرکوز رکھنے کا باعث بنتے ہیں۔

۶۔ داخلی سیاست: ملکی سیاسی حالات، طرز حکومت اور عوامی رائے خارجہ پالیسی کے فیصلوں پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ سیاسی جماعتیں اور ملکی اقتصادی حالات پاکستان کے عالمی سطح پر تعلقات کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۷۔ علاقائی صورت حال: خطے میں بدلتی ہوئی جغرافیائی سیاسی صورتحال، جیسے ایران اور خلیجی ممالک کے ساتھ تعلقات میں تبدیلی اور روس و ترکی کے ساتھ تعلقات کی نئی جہتیں، پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کو بدلتے حالات کے مطابق ڈھالنے پر مجبور کرتی ہیں تاکہ علاقائی تعاون اور استحکام کو فروغ دیا جاسکے۔

۸۔ عالمی طاقتوں کا اثر: پاکستان کی خارجہ پالیسی پر عالمی طاقتوں خصوصاً امریکہ اور چین کے ساتھ تعلقات، گہرا اثر رکھتے ہیں۔ امریکہ کے ساتھ تعلقات بالخصوص فوجی امداد اور دہشت گردی کے خلاف تعاون کی وجہ سے اہم ہیں، جبکہ چین کی اقتصادی سرمایہ کاری، خاص طور پر سی پیک کے ذریعے، دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بناتی ہے۔ ان تعلقات نے پاکستان کی تزویراتی اور مالیاتی پالیسیوں پر اثر ڈالا ہے۔

۹۔ علاقائی اتحاد اور تنظیمیں: پاکستان کی اقتصادی تعاون تنظیم اور جنوبی ایشیائی علاقائی تعاون کی تنظیم جیسی علاقائی تنظیموں میں شمولیت اس کی پالیسیوں کو تشکیل دیتی ہے۔ یہ اتحاد اقتصادی تعاون، سلامتی میں شراکت داری، اور علاقائی سیاسی مکالمے کو فروغ دیتے ہیں۔

۱۰۔ ماحولیاتی خدشات: عالمی ماحولیاتی تبدیلی جیسے مسائل نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ پاکستان ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کا شکار ہے، جس کے لیے پائیدار ترقی اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہے۔ اس میں عالمی امداد اور اشتراک کی تلاش شامل ہے۔

۱۱۔ دہشت گردی اور مہلک لائنڈرنگ خلاف اقدامات:

دہشت گردی کے خلاف جنگ اور مہلک لائنڈرنگ کی روک تھام کے لیے پاکستان کے اقدامات اس کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم جزو ہیں۔ ان شعبوں میں بین الاقوامی اصولوں کے مطابق اقدامات، پاکستان کے عالمی تعلقات اور امدادی معاہدوں کو متاثر کرتے ہیں۔

۱۲۔ سائنسی اور ٹیکنیکی تعاون: دیگر ممالک کے ساتھ سائنسی اور ٹیکنیکی تعاون کو فروغ دینا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم جزو ہے۔ اس میں خلائی ٹیکنالوجی، اینٹی توانائی، اور انفارمیشن ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں شراکت داری شامل ہے، جو پاکستان کی ترقی اور جدیدیت کے لیے ناگزیر سمجھی جاتی ہے۔

### ۱۳۔ جغرافیائی سیاست (Geopolitics):

جغرافیائی سیاست (Geopolitics) سے مراد کسی ملک کے جغرافیائی محل وقوع، قدرتی وسائل، ہمسایہ ممالک اور عالمی طاقتوں کے ساتھ تعلقات کے تناظر میں بننے والی حکمت عملی ہے جو اس ملک کی خارجہ پالیسی کو متاثر کرتی ہے۔ پاکستان کا محل وقوع اس کی سیکورٹی انٹیلی جینس اور سفارتی تعلقات، خارجہ پالیسی کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

یہ نکات پاکستان کی ہمہ جہتی اور متحرک خارجہ پالیسی کو واضح کرتے ہیں، اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح مختلف اندرونی و بیرونی عوامل مل کر اس کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر، پاکستان کی خارجہ پالیسی ایک پیچیدہ امتزاج ہے، جو جغرافیہ، سلامتی، معیشت، نظریہ، تاریخ، داخلی سیاست، اور علاقائی صورت حال سے متاثر ہو کر بین الاقوامی تعلقات کی راہ متعین کرتی ہے۔

### پاکستان اور امریکہ کے تعلقات



پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے حملوں سے پہلے اور بعد میں نمایاں تبدیلیاں آئیں، جنہوں نے پاکستان کے سماجی و معاشی حالات پر گہرے اثرات ڈالے۔ ذیل میں دونوں ادوار کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے

#### ۱/ ۹ سے پہلے کے پاکستان - امریکہ تعلقات

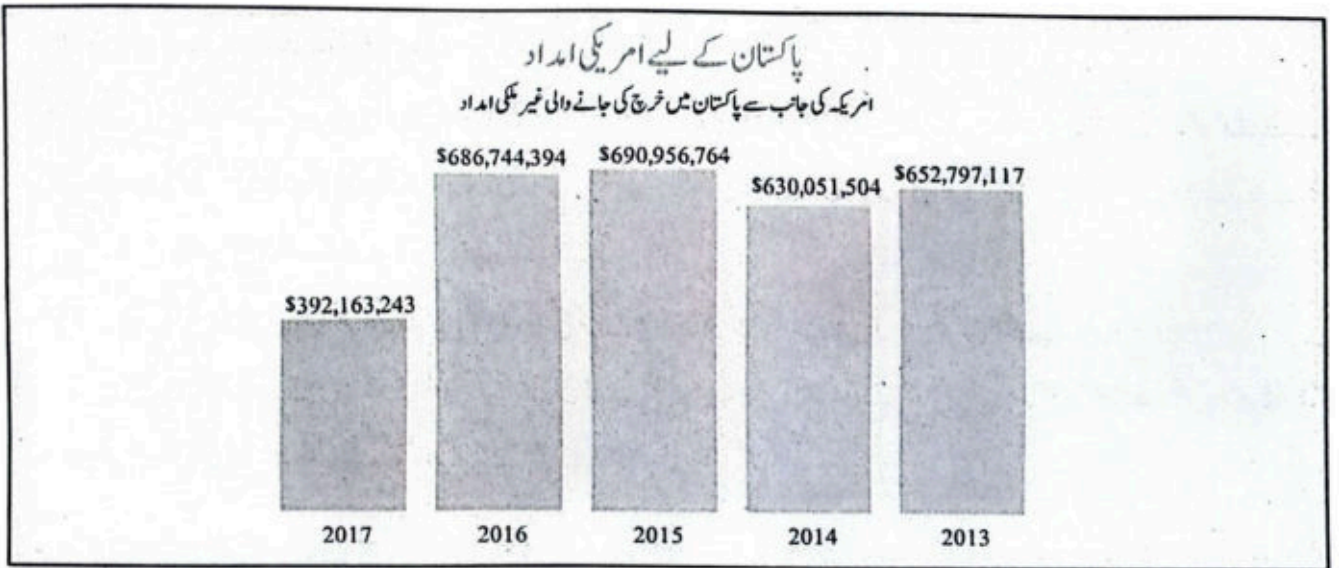
۱۔ سرد جنگ کے اتحادی: سرد جنگ کے دوران سوویت یونین کے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے کے لیے پاکستان نے امریکہ کے ساتھ اتحاد کیا اور

سیڈوا اور سینٹو جیسے معاہدوں میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے بدلے میں پاکستان کو مالی اور عسکری امداد ملی۔ سوویت - افغان جنگ (۱۹۸۹ء - ۱۹۷۹ء) کے دوران امریکہ نے پاکستان کے ذریعے مجاہدین کو مالی اور عسکری مدد فراہم کی، جس میں پاکستان کا اہم کردار تھا۔

۲۔ پابندیاں اور علیحدگی: امریکہ کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر ہمیشہ سے تشویش رہی۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی کے آخر میں پاکستان کے جوہری پروگرام کے انکشاف کے بعد متعدد پابندیاں لگائی گئیں، جن میں ۱۹۸۵ء کا "پریسلر ترمیمی قانون" شامل ہے، جس کے تحت امریکی امداد روک دی گئی۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی میں تعلقات میں سرد مہری رہی اور ۱۹۹۸ء کے ایٹمی تجربات کے بعد مزید پابندیاں عائد کی گئیں، جس سے تعلقات مزید کشیدہ ہوئے۔

#### ۱/ ۹ کے بعد کے پاکستان - امریکہ تعلقات

۱۔ دہشت گردی کے خلاف اسٹریٹجک شراکت داری: ۱۱ ستمبر کے حملوں کے بعد پاکستان نے امریکہ کی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن اتحادی کے طور پر شرکت کی۔ صدر پرویز مشرف کی حکومت نے امریکی افواج کو فضائی اڈوں کے استعمال اور انٹیلی جنس تعاون کی اجازت دی۔ اس کے بدلے میں



امریکہ نے پاکستان کو اربوں ڈالر کی فوجی و اقتصادی امداد دی تاکہ خطے میں امن قائم کیا جاسکے۔

۲۔ اعتماد کا فقدان: تعاون کے باوجود دونوں ممالک کے درمیان اعتماد کی کمی برقرار رہی۔ امریکہ کا الزام تھا کہ پاکستان ایک طرف امریکہ کی مدد کر رہا ہے اور دوسری طرف طالبان سے رابطے رکھ رہا ہے۔

۳۔ ڈرون حملے اور خود مختاری کے مسائل: پاکستان کے قبائلی علاقوں میں امریکی ڈرون حملوں میں دہشت گردوں کے ساتھ ساتھ عام شہری بھی مارے گئے، جس پر عوامی غصہ بڑھا اور دونوں ممالک کے تعلقات مزید کشید ہوئے۔

### پاکستان پر سماجی و اقتصادی اثرات

۱۔ معاشی انحصار اور امداد: ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد امریکی امداد سے پاکستان کی معیشت کو وقتی استحکام ملا۔ امریکہ نے پاکستان کو تقریباً ۱۱ ارب ڈالر کی مالی امداد فراہم کی۔ اگرچہ اس امداد کا کچھ حصہ ترقیاتی منصوبوں پر لگا لیا گیا لیکن بدعنوانی اور ناقص انتظامیہ کی وجہ سے اس کا مکمل فائدہ نہیں ہوا اور پاکستان کا انحصار بیرونی امداد پر بڑھ گیا۔

۲۔ سلامتی اور عدم استحکام: پاکستان کی جنگ میں شمولیت کے باعث دہشت گرد وہوں نے بدلہ لینے کے لیے حملے شروع کیے جس سے ملک میں دہشت گردی اور عدم استحکام میں اضافہ ہوا۔ سکیورٹی پر زیادہ اخراجات ہونے کے باعث معاشرتی و اقتصادی ترقی کے لیے وسائل کم ہو گئے، جس سے غربت اور ناخواندگی جیسے مسائل مزید بگڑے۔

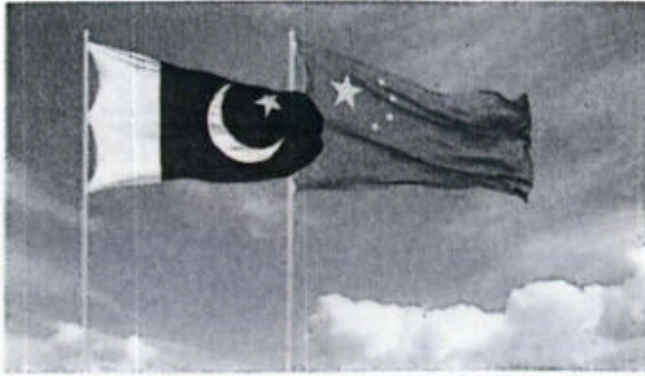
۳۔ سماجی اثرات: فنانس (وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے) میں فوجی کارروائیوں کی وجہ سے بڑے پیمانے پر نقل مکانی ہوئی، جس سے انسانی مسائل نے جنم لیا۔ ۲۰۱۸ء کی ۲۵ ویں آئینی ترمیم کے ذریعے فنانس کو خیر پختہ نواح میں ضم کیا گیا۔ ڈرون حملے اور خود مختاری کی خلاف ورزیاں عوام میں امریکہ مخالف جذبات کے بڑھنے کا باعث بنیں، جس نے ملکی سیاست اور معاشرے پر اثر ڈالا۔

۴۔ معاشی چیلنجز: مسلسل عدم استحکام اور سکیورٹی مسائل کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی آئی۔ غیر ملکی امداد پر انحصار کے باعث قرضوں کا بوجھ بڑھا اور مہنگائی میں اضافہ ہوا کیونکہ بنیادی معاشی مسائل حل نہیں کیے گئے۔

نتیجہ:

پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں ۱۱/۹ سے پہلے اور بعد کے بدلتے حالات نے پاکستان کو کئی حوالوں سے متاثر کیا۔ بعض اوقات مثبت طور پر لیکن زیادہ تر منفی پہلوؤں کے ساتھ۔ اگرچہ ۱۱/۹ کے بعد شراکت داری نے امداد اور ترقی کے مواقع پیدا کیے، لیکن اس نے پاکستان کو معاشی و سیکیورٹی انحصار، داخلی عدم استحکام، اور سماجی و باؤ کا شکار بنا دیا۔ یہ پیچیدہ تعلقات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ پاکستان کو طویل المدتی ترقی اور استحکام کے لیے زیادہ خود مختار اور متوازن خارجہ اور معاشی حکمت عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

### پاکستان - چین تعلقات



پاکستان اور چین کے تعلقات کو اکثر ہر موسم کی سٹریٹیجک شراکت داری کہا جاتا ہے۔ یہ تعلقات باہمی اعتماد معاشی تعاون اور مشترکہ سٹریٹیجک مفادات پر مبنی ہیں دونوں ممالک میں کئی اہم منصوبوں کا آغاز کیا ہے جنہوں نے دو طرفہ تعلقات کو ایک نئی جہت دی ہے۔ ذیل میں مختلف شعبوں میں اہم منصوبوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

#### ۱۔ چین - پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC)

سی پیک چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو کا مرکزی منصوبہ ہے اور پاکستان - چین تعلقات کی بنیاد ہے۔ اس کی مالیت ۶۲ ارب ڈالر سے زائد ہے اور یہ کئی بنیادی ڈھانچے، توانائی اور معاشی منصوبوں پر مشتمل ہے۔ اس کا مقصد روابط کو بہتر بنانا اور معاشی ترقی کو فروغ دینا ہے۔

i. توانائی کے منصوبے: ان منصوبوں میں ساہیوال کول پاور پلانٹ، کروٹ ہائیڈرو پاور پلانٹ، اور حب کول پاور پلانٹ شامل ہیں جن کا مقصد پاکستان کی دائمی توانائی کی قلت کو دور کرنا ہے۔ اس کے علاوہ کوئلے، پن بجلی، ہوا، اور شمسی توانائی کے منصوبے بھی پاکستان کے لیے اہم ہیں۔

ii. گوارہ بندر گاہ: گوارہ بلوچستان میں واقع ایک گہرے پانی کی بندر گاہ ہے اور سی پیک کا اہم مرکز ہے۔ یہاں پر گوارہ فری زون، گوارہ انٹرنیشنل ایئر پورٹ اور بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے منصوبے شامل ہیں تاکہ اسے علاقائی تجارتی اور لاجسٹکس کا مرکز بنایا جاسکے۔

iii. نقل و حمل کا بنیادی ڈھانچہ: سی پیک کے تحت کئی اہم شہر ایس اور موٹرویز تعمیر کی گئی ہیں جیسے کراچی - لاہور موٹروے، ہزارہ موٹروے اور پشاور - کراچی ریلوے لائن۔ یہ پاکستان اور چین کے تعاون کی مثالیں ہیں ان منصوبوں سے پاکستان اور چین کے درمیان رابطے کو فروخت ملتا ہے۔

iv. خصوصی اقتصادی زونز: سی پیک کے تحت خصوصی اقتصادی زونز تیار کیے جا رہے ہیں تاکہ صنعتی ترقی کو فروغ دیا جاسکے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو متوجہ کیا جائے۔ راسکی زون اور دھابئی اقتصادی زون اس کی اہم مثالیں ہیں۔

## ۲۔ شاہراہ قراقرم کی توسیع

شاہراہ قراقرم دنیا کی سب سے خوبصورت مگر مشکل انجینئرنگ شاہکاروں میں سے ایک سمجھی جاتی ہے۔ یہ پاکستان اور چین کو خنجر اب پاس کے ذریعے ملاتی ہے اور ان کی دوستی کی علامت ہے۔ اس شاہراہ کو تجارت اور عوامی روابط کو بہتر بنانے کے لیے توسیع اور اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

## ۳۔ توانائی اور بجلی کے منصوبے

سی پیک کے توانائی کے منصوبوں کے علاوہ، چین پاکستان کی جوہری توانائی کی صلاحیت بڑھانے میں بھی مدد کر رہا ہے۔ چشمہ نیوکلیر پاور پلانٹس اور کراچی ری ایکٹر پاکستان اور چین کے درمیان پرامن جوہری توانائی کے شعبے میں تعاون کی مثالیں ہیں۔

## ۴۔ دفاعی تعاون

دفاعی تعاون پاکستان اور چین کے تعلقات کا ایک اہم پہلو ہے۔ جے ایف-۷ اتھنڈر فائٹر جیٹ پروگرام ایک نمایاں دفاعی منصوبہ ہے جو چین اور پاکستان نے مشترکہ طور پر تیار اور تیار کیا ہے۔ فوجی ٹیکنالوجی کی منتقلی، بحری جہازوں اور فضائی دفاعی نظاموں کی فراہمی بھی دونوں ممالک کی دوستی کی مثالیں ہیں۔

## ۵۔ زرعی تعاون

سی پیک کے تحت پاکستان-چین زرعی راہداری کا مقصد زرعی پیداوار اور غذائی تحفظ کو بہتر بنانا ہے۔ ان منصوبوں میں چینی ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کے ذریعے پاکستان کے زرعی شعبے کو جدید بنانا شامل ہے۔

## ۶۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن

ٹیکنالوجی کے شعبے میں چین کا تعاون پاکستان کے لیے نہایت اہم ہے۔ اس میں سی پیک کے تحت فائبر آپٹک کیبلز کی تنصیب شامل ہے تاکہ پاکستان کے عالمی نیٹ ورک سے رابطے کی صلاحیت بہتر ہو۔ چینی کمپنیاں زی ٹی او (ZeeTO) اور ہوا وے (Huawei) پاکستان کے ٹیلی کمیونیکیشن ڈھانچے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

## ۷۔ ثقافتی اور تعلیمی تبادلات

ہزاروں پاکستانی طلباء چینی وظائف کے تحت چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور مشترکہ تعلیمی تحقیق کے پروگراموں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں قائم کنفیو شس انسٹیٹیوٹس چینی زبان اور ثقافت کو فروغ دے رہے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی تبادلات اور میڈیا تعاون سے عوامی روابط کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

## ۸۔ صحت کے شعبے میں تعاون

۲۰۱۹ء میں کووڈ وبا کے دوران چین نے پاکستان کو ویکسین، طبی ساز و سامان اور ماہرین کی شکل میں نمایاں امداد فراہم کی۔ چین پاکستان میں فارماسیوٹیکل

مینو فیکچرنگ سہولیات کے لیے بھی تعاون کر رہا ہے۔

۹۔ مالی اور سرمایہ کاری منصوبے

چین نے پاکستان کو ترقیاتی منصوبوں کے لیے بڑے پیمانے پر قرضے اور گرانٹس کی صورت میں مالی امداد فراہم کی ہے۔ چینی بینک اور کمپنیاں پاکستان کی معیشت اور صنعتی شعبے میں بھرپور انداز میں سرگرم ہیں۔

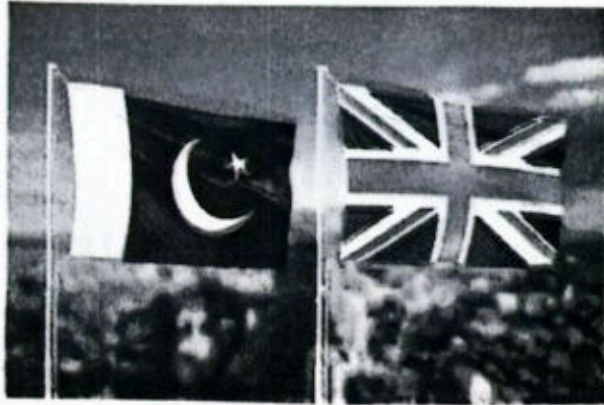
۱۰۔ مستقبل کے اہم منصوبے

i. مین لائن-اریلوے منصوبہ (ML-1): یہ منصوبہ پاکستان کے ریلوے نظام کو جدید بنانے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔

ii. گوادر اسمارٹ سٹی ماسٹر پلان: چین گوادر میں جدید شہری ڈھانچے کے ساتھ ایک مستقبل کا تجارتی اور اقتصادی مرکز بنانے میں سرمایہ کاری کرنے کو تیار ہے۔

iii. کوہالہ اور آزاد پتن ہائیڈرو پاور منصوبے: یہ منصوبے صاف اور قابل تجدید توانائی پیدا کرنے کے لیے شروع کیے جا رہے ہیں۔

پاکستان - برطانیہ تعلقات



پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات کثیر جہتی تعلقات پر مبنی ہیں جو تاریخی، اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی روابط سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان کے دو طرفہ تعلقات پر برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی کا اثر ہے جو برصغیر میں قائم تھی۔ ان تعلقات میں تجارت، ترقی، تعلیم، دفاع اور عوامی روابط میں تعاون شامل ہے۔

پاکستان - برطانیہ تعلقات کے اہم پہلو

۱۔ تاریخی روابط

پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات نوآبادیاتی دور سے شروع ہوئے جب پاکستان برطانوی ہندوستان کا حصہ تھا، یہاں تک کہ اس نے ۱۹۴۷ء میں آزادی حاصل کی۔ آزادی کے بعد پاکستان نے کامن ویلتھ آف نیشنز میں شمولیت اختیار کی جس کے ساتھ برطانیہ کے ساتھ ایک علامتی اور تعاونی رشتہ قائم رہا۔

۲۔ تجارت اور اقتصادی تعلقات

برطانیہ پاکستان کے سب سے بڑے تجارتی شراکت داروں میں سے ایک ہے جس میں ٹیکسٹائل، ملبوسات اور کھیلوں کا سامان شامل ہیں۔ برطانیہ کے کاروباری افراد پاکستان کے مالیاتی اور توانائی کے شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ ۲۰۲۱ء میں دونوں ممالک کے درمیان دو طرفہ تجارت تقریباً ۱۲.۹ ارب پاؤنڈ تھی اور دونوں ممالک اس تجارت کو یو کے - پاکستان ان ہینڈ اسٹر ٹیجک ڈائلاگ کے تحت مزید بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

برطانیہ پاکستان کو تعلیم صحت اور غربت کے خاتمے کے لیے ترقیاتی امداد فراہم کرتا ہے۔ برطانیہ کا ڈیپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ جو اب فارن کامن ویلتھ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس میں ضم ہو چکا ہے پاکستان کے سب سے بڑے امداد فراہم کرنے والوں میں سے ایک رہا ہے۔

۴۔ دیاسپورہ (Diaspora) اور عوامی روابط

برطانیہ میں پاکستانی دیاسپورہ دنیا کی سب سے بڑی امیگرنٹ کمیونٹی میں سے ایک ہے جس میں ۱۶ لاکھ سے زائد پاکستانی نژاد افراد شامل ہیں۔ اس دیاسپورہ کا دونوں ممالک میں ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی اثر و رسوخ ہے۔ تعلیمی تبادلے کے پروگرام جیسے پاک-یو کے ایجوکیشن گیٹ وے کے تحت بہت سے پاکستانی طلبہ برطانیہ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ۲۰۲۲-۲۰۲۳ میں ۳۶۹۰ پاکستانی طلباء نے برطانیہ میں تعلیم حاصل کی، جو پچھلے سال سے ۵۰٪ زیادہ تھے۔

۵۔ سیاسی اور سفارتی تعلقات

ان ہینڈ سٹریٹیجک ڈائیلاگ (Enhanced Strategic Dialogue) کا ادارہ جو ۲۰۱۱ء میں قائم کیا گیا تھا دو طرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے کے لیے ایک فریم ورک ہے۔ اس میں کشمیر، علاقائی استحکام اور انداد و ہشت گردی جیسے مسائل پر سفارتی مذاکرات شامل ہیں۔

۶۔ ثقافتی روابط

کرکٹ دونوں ممالک کے درمیان ایک اہم ثقافتی قوت کے طور پر اہمیت رکھتی ہے اور دونوں ممالک کے درمیان میچز پر بڑے پیمانے پر توجہ دی جاتی ہے۔ ادب، فنون اور میڈیا کے تبادلے ثقافتی تعلقات کو مزید مستحکم کرتے ہیں۔

یہ تعلقات دونوں ممالک کے درمیان گہرے اور متنوع روابط کی عکاسی کرتے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ مزید مضبوط ہو رہے ہیں۔

پاکستان-روس تعلقات



مشکل حالات کے باوجود، پاکستان کے روس کے ساتھ تعلقات میں حالیہ برسوں میں خاص طور پر گزشتہ دس سالوں میں اہم پیش رفت دیکھنے میں آئی ہے۔

۱۔ اقتصادی اور تجارتی تعاون

شمال-جنوب گیس پائپ لائن منصوبہ مالی مشکلات اور جغرافیائی سیاسی مشکلات کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہے۔ روس اور یوکرین کے درمیان جاری تنازعہ اس کی بڑی وجہ ہے۔ ان

مشکلات کے باوجود دونوں ممالک دو طرفہ تجارت اور اقتصادی تعاون کو بہتر بنانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ سوویت یونین (جو اب روس ہے) پاکستان میں اسٹیل مل کی تعمیر میں تعاون کیا تھا۔ ۱۹۷۳ء میں اس کالنگ بنیاد رکھا گیا اور ۱۹۸۳ء میں مل نے کمرشل بنیادوں پر کام شروع کیا۔

## ۲۔ دفاعی اور سیکورٹی تعاون

پاکستان روس سے فوجی ساز و سامان خرید رہا ہے اور روس کے ساتھ مشترکہ فوجی مشقوں میں حصہ لے رہا ہے جس سے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعلقات مضبوط ہو رہے ہیں۔ پاکستان کو اس تعاون کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اسے سستا فوجی ساز و سامان درکار ہے۔

## ۳۔ جغرافیائی سیاسی اہمیت

پاکستان کی جغرافیائی اقتصادی اہمیت روس کے لیے اس کے فائدہ مند محل وقوع کی وجہ سے بڑھ چکی ہے۔ خاص طور پر چین۔ پاکستان اقتصادی راہداری روس کے لیے اقتصادی اور جغرافیائی سیاسی فوائد کا سبب بن سکتی ہے۔

## ۴۔ علاقائی سیکورٹی

دونوں ممالک کے درمیان افغانستان میں علاقائی استحکام کے لیے مشترکہ تشویش پائی جاتی ہے۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف تعاون کیا ہے اور افغانستان کے امن مذاکرات پر اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے تعلقات بنیادی طور پر اسی مشترکہ مفاد سے منسلک ہیں۔

## مستقبل کے امکانات

### ۱۔ جغرافیائی اسٹریٹجک اہمیت

پاکستان اپنی اسٹریٹجک محل وقوع کی وجہ سے علاقے بھر میں توانائی اور تجارتی راہداریوں کا ایک اہم شریک ہے۔ روس کو پاکستان کے ذریعے جنوبی ایشیا اور بحر احمر تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے جس سے روس کو اسٹریٹجک اور اقتصادی مفادات حاصل ہو سکتے ہیں۔

### اقتصادی منصوبے

مستقبل کے منصوبے جیسے توانائی کے معاہدے اور بنیادی ڈھانچے کی سرمایہ کاری اقتصادی تعلقات کو مزید مستحکم کر سکتے ہیں۔ تاہم، ایسا کرنے کے لیے موجودہ مالی اور جغرافیائی سیاسی رکاوٹوں کو عبور کرنا ضروری ہے۔ روس کے نائب وزیر اعظم نے ۱۸ سے ۱۹ ستمبر ۲۰۲۳ء تک پاکستان کا دورہ کرنا کیلئے دورہ کیا۔ ان کے دورے کے دوران، بات چیت تاحق قدرتی گیس (ایل این جی) کے ممکنہ سودوں پر مرکوز رہی اور توقع ہے کہ روسی ٹرینلز ۲۰۲۶ء تک تیار ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ، ایک روسی وفد پاکستان اسٹیل ملز کی جگہ پر جدید ترین اسٹیل مل قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہا ہے۔ پاکستان روس کے ساتھ تجارتی، اقتصادی، توانائی، رابطے اور سیکورٹی تعاون کو بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔

### ۲۔ تعلیمی اور ثقافتی تبادلوں

طویل المدتی تعلقات کو ثقافتی اور تعلیمی تبادلوں کے ذریعے آپس میں روابط کو بڑھا کر مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ زبان سیکھ کر اور طلباء کے تبادلوں کے ذریعے تاریخی تعلقات کو دوبارہ زندہ کرنا بھی ضروری ہو سکتا ہے۔

### ۳۔ ٹیکنالوجی اور توانائی کے شعبے

ٹیکنالوجی اور توانائی کے شعبوں میں پائیدار ترقی کے لیے دونوں ملکوں کے درمیان تعاون پاکستان کو اپنے پائیدار ترقی کے مقاصد پورا کرنے میں مدد فراہم کر سکتا ہے۔ روس کا تجربہ پاکستان کی ہائی ٹیک صنعتوں جیسے بایو ٹیکنالوجی، ایوی ایشن، اور خلائی تحقیق میں مدد دے سکتا ہے۔

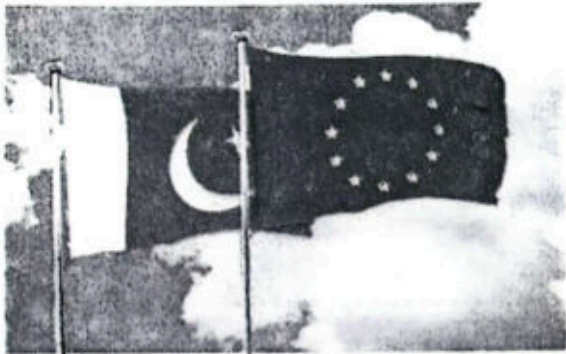
### پاکستان اور وسطی ایشیائی ریاستیں

پاکستان کے وسطی ایشیائی ریاستوں، تاجکستان، ترکمانستان، ازبکستان، کرغزستان اور قازقستان کے ساتھ تعلقات تاریخی، ثقافتی، اور مذہبی جڑیں رکھتے ہیں۔ یہ تعلقات پاکستان کے اسٹریٹجک اور اقتصادی مفادات پر بھی مبنی ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے خاتمے کے بعد، یہ وسائل سے بھرپور اور بندرگاہوں سے محروم ریاستیں پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک لازمی حصہ بن گئیں کیونکہ ان کی ساتھ جغرافیائی قربت ہے اور علاقائی تعاون کے امکانات زیادہ ہیں۔ پاکستان نے ہر ریاست کے ساتھ مستحکم سیاسی اور سفارتی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی ہے، جس میں علاقائی استحکام، انسداد و بھشت گردی اور اقتصادی تعاون پر زور دیا گیا ہے۔ یہ ممالک پاکستان کی طرح شنگھائی تعاون تنظیم اور اقتصادی تعاون تنظیم کے بھی رکن ہیں۔ اس لیے ان ممالک کو علاقائی سکیورٹی، تجارت اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں میں سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔

توانائی کے شعبے میں تعاون ان تعلقات کی بنیاد ہے جیسا کہ پاکستان کی بڑھتی ہوئی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ترکمانستان، افغانستان، پاکستان، بھارت گیس پائپ لائن (تاپی) جیسے منصوبے شروع کیے جا رہے ہیں۔ ان ممالک کے ساتھ پاکستان کے اقتصادی تعلقات تجارت، سرمایہ کاری اور رابطے کے منصوبوں کے ذریعے بڑھ رہے ہیں جن میں پاکستان کی گواہ بندرگاہ اور چین۔ پاکستان اقتصادی راہداری شامل ہے۔ ان منصوبوں کو وسطی ایشیائی ریاستوں کو عالمی منڈیوں تک رسائی فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ علاقائی سکیورٹی میں تعاون خاص طور پر دہشت گردی، انتہا پسندی اور منشیات کے سہولت گاہ کے خلاف ان کے تعلقات کا ایک اور اہم پہلو ہے کیونکہ علاقائی امن افغانستان کو مستحکم کرنے پر منحصر ہے۔ ثقافتی اور تعلیمی تبادلات اور تعلیمی شراکت داری لوگوں کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔ دفاعی تعاون میں انٹیلیجنس کا تبادلہ اور تربیتی پروگرام شامل ہیں۔ مجموعی طور پر یہ تعلقات وسطی اور جنوبی ایشیا کو اقتصادی اور جغرافیائی طور پر یکجا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے خطے میں عمل ترقی اور مشترکہ خوشحالی کو فروغ ملتا ہے۔

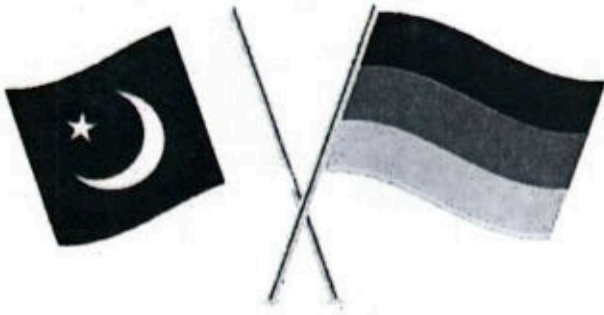
### پاکستان اور یورپی یونین

یورپی یونین ۲۷ یورپی ممالک کا ایک سیاسی اور اقتصادی اتحاد ہے جو مختلف شعبوں میں تعاون اور یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے مل کر کام کرتا ہے جیسے تجارت، سکیورٹی، ماحولیات، اور انسانی حقوق۔ یورپی یونین کا قیام دو عالمی جنگوں کی تباہی کے بعد یورپ میں امن، استحکام اور اقتصادی خوشحالی کو فروغ دینے کے لیے کیا گیا تھا۔ فرانس، جرمنی، اسپین، اٹلی اور یونان اہم ارکان ہیں۔ یہاں، ہم چند اہم رکن ممالک پر روشنی ڈالیں گے جن کے ساتھ پاکستان کے قریبی تعلقات ہیں۔



## پاکستان - جرمنی تعلقات

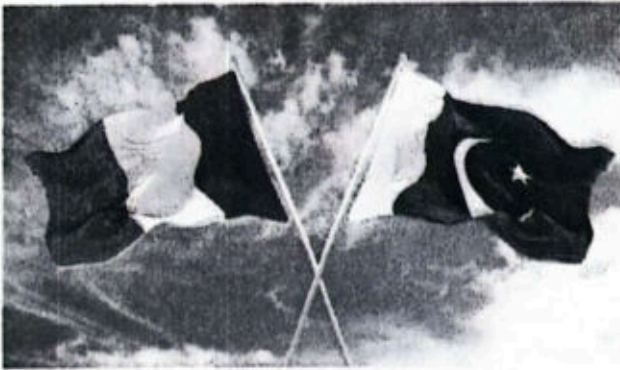
پاکستان اور جرمنی کے درمیان ۱۹۵۱ء سے مضبوط سفارتی تعلقات قائم ہیں، جن میں تجارت، ترقی، تعلیم اور انسانی امداد کے شعبوں میں تعاون شامل



ہے۔ جرمنی پاکستان کا یورپی یونین میں سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے جو پاکستان سے برآمدات میں ٹیکسٹائل اور چمڑے کی مصنوعات منگواتا ہے اور جرمنی سے مشینری اور کیمیکلز درآمد ہوتے ہیں۔ جرمنی پاکستان کے جی ایس پی + (GSP+) کے موقف کی حمایت کرتا ہے اور پاکستان میں سیمنز (Siemens) اور بی اے ایس ایف (BASF SE) جیسے کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ ترقیاتی تعاون صاف توانائی اور ٹیکنیکی تربیت پر مرکوز ہے۔ پاکستان میں

گوٹے (Goethe) انسٹی ٹیوٹ ثقافتی تعلقات میں اضافے کا باعث بن رہا ہے۔ جرمن یونیورسٹیوں میں ہزاروں پاکستانی طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ جرمنی نے قدرتی آفات اور انسداد ہشت گردی کی کوششوں کے دوران پاکستان کی حمایت کی ہے اور علاقائی امن پر زور دیا ہے۔ دونوں ممالک تجارت، توانائی، تعلیم اور موسمیاتی اقدامات کے شعبوں میں تعلقات کو گہرا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

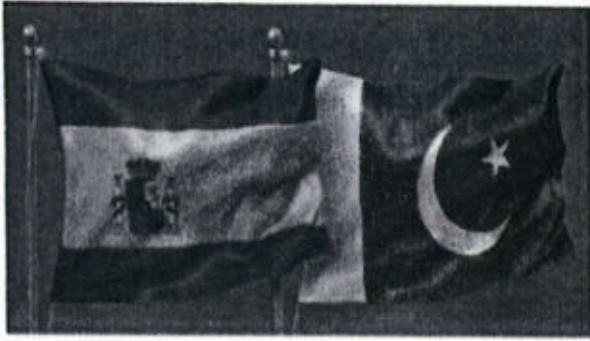
## پاکستان - فرانس تعلقات



پاکستان اور فرانس کے تعلقات ایک کثیرالجہتی رشتہ پر مبنی ہیں، جس میں سفارتکاری، تجارت، دفاعی تعاون، ثقافتی تبادلہ اور مشترکہ اسٹریٹجک مفادات شامل ہیں۔ رسمی سفارتی تعلقات ۱۹۴۷ء میں قائم ہوئے، اور دونوں ممالک اپنے اپنے دارالحکومتوں میں سفارتخانے رکھتے ہیں۔ دونوں ممالک اقوام متحدہ اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) جیسے اداروں کے ممبر ہیں اور ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔

فرانس یورپی یونین میں پاکستان کا ایک اہم تجارتی شریک ہے، جو پاکستان سے ٹیکسٹائل، جراحی کے آلات، اور کھانے کی مصنوعات درآمد کرتا ہے جبکہ مشینری، گاڑیاں، اور کیمیکلز برآمد کرتا ہے۔ فرانسیسی کمپنیاں جیسے پیوگوٹ (Peugeot) اور رینالٹ (Renault) پاکستان میں موجود ہیں جو توانائی اور دیہی ترقی کے شعبوں میں تعاون کرتی ہیں۔ ثقافتی اور تعلیمی تعلقات اور اسکارشپ پروگراموں کے ذریعے فروغ پاتے ہیں، اور بہت سے پاکستانی طلباء فرانس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ فرانس نے قدرتی آفات جیسے ۲۰۰۵ء کے زلزلے اور ۲۰۱۰ء کے سیلاب کے دوران پاکستان کی مدد کی جس میں امداد اور تعمیر نو پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دونوں ممالک علاقائی سیکورٹی پر تعاون کرتے ہیں خاص طور پر انسداد ہشت گردی اور افغانستان میں استحکام کے حوالے سے یہ تعاون بہت اہمیت رکھتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے اعلیٰ سطح پر تعاون دیکھنے میں آیا ہے۔ خاص طور پر بریگزٹ (Brexit) کے بعد انسانی حقوق اور انسداد ہشت گردی کی پالیسیوں میں اختلافات کے باوجود یورپی یونین کے بدلتے تجارتی حرکات نے تعاون کے لیے عمدہ مواقع فراہم کیے ہیں۔

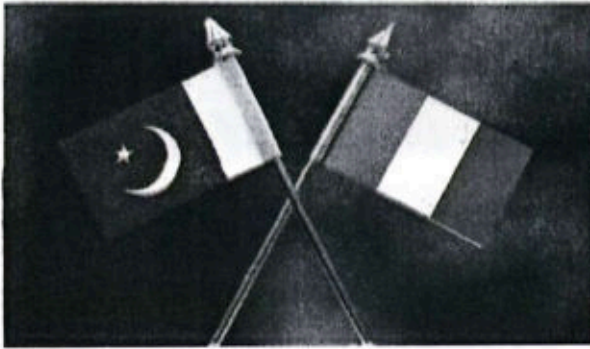
## پاکستان - اسپین تعلقات



پاکستان اور اسپین کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ دونوں ممالک تجارت، ترقی، ثقافت اور تعلیم کے شعبوں میں تعاون کر رہے ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں قائم ہونے والے سفارتی تعلقات وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید مستحکم ہو رہے ہیں۔ دونوں ممالک اقوام متحدہ جیسے ادارے کے رکن ہیں اور انسداد دہشت گردی کی کوششوں میں شامل ہیں۔ اسپین پاکستان کے لیے یورپی یونین میں ایک اہم ملک ہے جہاں دوطرفہ تجارت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ اسپین پاکستان سے ٹیکسٹائل اور کھیلوں کا سامان درآمد کرتا ہے جبکہ پاکستان اسپین سے مشینری درآمد کرتا ہے۔ اسپین نے ۲۰۱۰ء کے سیلاب کے بعد پاکستان میں

دیہی ترقی اور صحت کی دیکھ بھال کے لیے امداد فراہم کی ہے۔ دونوں ممالک میں ثقافتی تعلقات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں ہسپانوی زبان اور ثقافت کو فروغ دے رہا ہے اور پاکستانی طلبہ کی ایک بڑی تعداد اسپین میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ پاکستان کی نیشنل یونیورسٹی فار ماڈرن لینگویجز میں ہسپانوی زبان کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ دونوں ممالک ویزے کی سہولت کو بہتر بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں اگرچہ یہ تعلقات کچھ یورپی یونین کے ممالک کی نسبت زیادہ اہم نہیں ہیں لیکن اسپین کی قابل تجدید توانائی میں مہارت اور پاکستان میں توانائی کی بڑھتی ہوئی مارکیٹ گہرے تعاون کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

## پاکستان - اٹلی تعلقات



پاکستان اور اٹلی کے تعلقات گرمجوشی اور تعاون پر مبنی ہیں، جو تجارت، ترقی، ثقافت، دفاع اور تعلیم کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دے رہے ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں قائم ہونے والے سفارتی تعلقات میں علاقائی اور عالمی مسائل پر باقاعدہ مشاورت کی جاتی ہے۔ خاص طور پر اقوام متحدہ کے ادارے کے ذریعے۔ اٹلی پاکستان کا یورپی یونین میں ایک اہم تجارتی شریک ہے جہاں تجارت کا مرکز ٹیکسٹائل، چمڑے کی مصنوعات اور مشینری ہے جبکہ اٹلی کی کمپنیاں جیسے

فیات (Fiat) اور ای این آئی (ENI) پاکستان کے توانائی اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔ ترقیاتی تعاون میں تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور قدرتی آفات کے دوران امدادی منصوبے شامل ہیں۔ اٹلی سماجی اقدامات جیسے لڑکیوں کی تعلیم کے لیے بھی حمایت کرتا ہے۔ اطالوی کلچرل انسٹی ٹیوٹ کے ذریعے ثقافتی روابط بڑھتے ہیں اور اطالوی زبان میں دلچسپی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سے پاکستانی طلباء اٹلی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ۲۰۲۳-۲۰۲۴ء میں ۲۰۶۰ طلبہ نے اطالوی یونیورسٹیوں میں داخلہ لیا۔ انسداد دہشت گردی اور علاقائی استحکام پر دفاعی اور سکیورٹی تعاون کیا جا رہا ہے جبکہ سیاحت اور عوامی روابط تعلقات کو مزید مستحکم کرتے ہیں۔ یہ تعلقات خاص طور پر قابل تجدید توانائی، تجارت اور ثقافتی سفارتکاری کے شعبوں میں وسیع ہونے کے اہم امکانات رکھتے ہیں۔

## پاکستان کی عالمی تنظیموں میں شرکت

پاکستان بہت سی بین الاقوامی تنظیموں کا فعال رکن رہا ہے جس میں اقوام متحدہ، اسلامی تعاون تنظیم اور دولت مشترکہ شامل ہیں۔ پاکستان کی ان تنظیموں کی رکنیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ علاقائی استحکام اور عالمی مسائل کے لیے اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کر رہا ہے۔

جنوبی ایشیائی علاقائی تعاون کی تنظیم (SAARC) South Asian Association for Regional Cooperation



سارک کا قیام اقتصادی اور علاقائی یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے کیا گیا تھا۔ یہ تنظیم دسمبر ۱۹۸۵ء میں قائم ہوئی اور اس میں آٹھ رکن ممالک شامل ہیں: افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، مالدیپ، نیپال، پاکستان، اور سری لنکا۔ سارک کے ذریعے، پاکستان اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ مشترکہ چیلنجز کے حل اور جنوبی ایشیا میں مشترکہ خوشحالی کے لیے بات چیت اور تعاون کرتا ہے۔

سارک میں پاکستان کا کردار

بانی رکن: پاکستان سارک کے بانی ارکان میں سے ایک ہے اور اس تنظیم میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

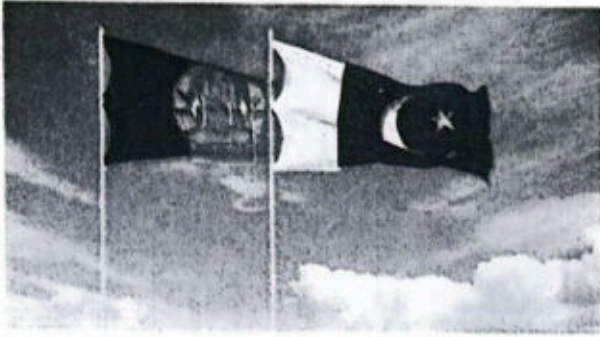
اقتصادی تعاون: پاکستان سارک کے ذریعے علاقائی اقتصادی تعاون کے فروغ میں سرگرم رہا ہے۔ اس میں تجارتی معاہدے شامل ہیں جیسے کہ جنوبی ایشیائی اناج تجارتی علاقہ سیفا (SAFTA) جس کا مقصد تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا اور سارک ممالک کے درمیان اندرونی تجارت کو بڑھانا ہے۔ اسی طرح سارک فوڈ سیکیورٹی ریزروز جو کہ خوراک کی سیکیورٹی کے لیے ادائیگیوں کے نظام کو موثر بنانے کے لیے قائم کیا گیا اور اسی طرح اقتصادی تعاون کے لیے سارک پیمنٹ کونسل کا ادارہ قائم کیا گیا۔

سیکیورٹی اور سیاسی امور: پاکستان اور بھارت کے درمیان سیاسی کشیدگی نے اکثر سارک کی پیش رفت میں رکاوٹ ڈالی ہے۔ دوطرفہ مسائل نے اکثر علاقائی تعاون کی کوششوں کو پس منظر میں ڈال دیا ہے جس کی بڑی مثال کشمیر کا تنازع ہے۔

ثقافتی اور سماجی اقدامات: پاکستان سارک کے تحت مختلف ثقافتی، تعلیمی، اور سماجی پروگراموں میں حصہ لیتا ہے جو عوامی روابط اور ثقافتی تبادلوں کو فروغ دیتے ہیں۔ ٹریک ٹو ڈپلومیسی ایک غیر رسمی مکالمہ کی قسم ہے جو متنازعہ فریقین کے درمیان ہوتی ہے۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان اس مکالمے کو تنازعات کے حل کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو سارک کے دائرے میں آتا ہے۔

## پاکستان کے سارک ممالک کے ساتھ تعلقات

### پاکستان اور افغانستان کے تعلقات

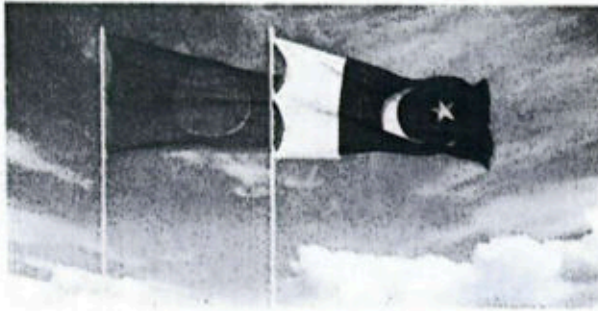


سیکیورٹی خدشات: افغانستان کے حوالے سے پاکستان کی پالیسی سیکیورٹی خدشات اور طالبان کی واپسی سے پیدا ہونے والی غیر یقینی صورتحال سے متاثر ہے۔ پاکستان ایک مستحکم اور دوستانہ افغانستان چاہتا ہے تاکہ دہشت گردی اور مہاجرین کی آمد کے منفی اثرات سے بچا جاسکے جو سارک کے اندر علاقائی سیکیورٹی کے لیے اہم ہیں۔

معاشی اور انسانی امداد: پاکستان نے افغانستان کو انسانی اور معاشی امداد فراہم کی ہے، جو سارک کے علاقائی تعاون اور امداد کے مقاصد کے مطابق ہے۔

### پاکستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات

#### بہتری کی کوششیں



حالیہ برسوں میں پاکستان اور بنگلہ دیش دونوں جانب سے دو طرفہ تعلقات کو بہتر بنانے کی کوششیں کی گئی ہیں، جو ۱۹۷۱ء کی جنگ سے جڑے تاریخی مسائل کی وجہ سے کشیدہ رہے تھے۔ ان تعلقات میں بہتری سارک کی ہم آہنگی اور تعاون پر مثبت اثر ڈال سکتی ہے۔

### پاکستان کے نیپال، سری لنکا، بھوٹان اور مالدیپ کے ساتھ تعلقات

#### سفارتی روابط

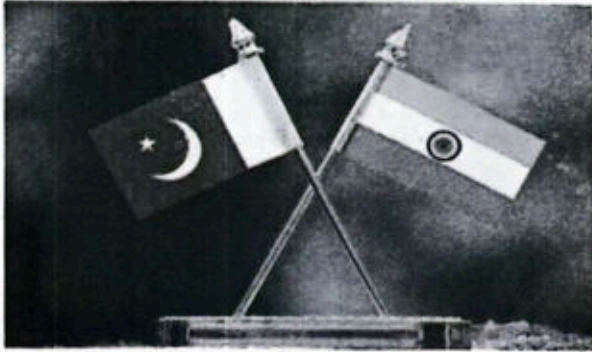
پاکستان ان ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتا ہے جن کی بنیاد اقتصادی تعاون، تجارت اور ثقافتی تبادلوں پر ہے۔ یہ مثبت دو طرفہ تعلقات سارک کے اندر ایک مزید تعاون پر مبنی ماحول قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

### پاکستان اور بھارت کے تعلقات

پاکستان اور بھارت کے تعلقات تاریخی، جغرافیائی اور سماجی سیاسی عوامل کے پیچیدہ امتزاج سے تشکیل پاتے ہیں، جو ۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد سے دونوں ممالک کے باہمی روابط پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ برطانوی استعمار سے آزادی کے بعد، بھارت اور پاکستان دو قومی نظریے کی بنیاد پر علیحدہ ریاستوں کے طور پر وجود میں آئے۔ اس تقسیم نے گہرے زخم چھوڑے جن میں بڑے پیمانے پر ہجرت، فرقہ وارانہ فسادات، اور علاقائی تنازعات شامل ہیں جو آج بھی دونوں ممالک کے تعلقات پر اثر ڈالتے ہیں۔

## سیاسی کشیدگی

پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات اب بھی کشیدہ ہیں۔ خاص طور پر کشمیر کے مسئلے، عسکری حمائیاؤں، اور سرحدی جھڑپوں کے باعث دونوں ممالک کے تعلقات میں سرد مہری پائی جاتی ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان اب تک پانچ جنگیں ہو چکی ہیں۔ (۱۹۶۵، ۱۹۴۸، ۱۹۶۵، ۱۹۴۸، ۱۹۶۵)



۱۹۹۹ء، ۱۹۷۱ء اور ۲۰۲۵ء)، اور ۲۰۰۱ء-۲۰۰۲ء اور ۲۰۰۸ء کے کشیدہ حالات دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان تناؤ کی مثالیں ہیں۔ ان کشیدگیوں نے سارک کی کارکردگی کو بھی منفی طور پر متاثر کیا ہے، جس کے نتیجے میں کئی منصوبے اور سربراہی اجلاس تعطل کا شکار ہوئے۔

دو طرفہ توجہ

دونوں ممالک اکثر علاقائی تعاون کے بجائے دو طرفہ معاملات کو ترجیح دیتے ہیں، جو سارک کو بطور پلیٹ فارم تنازعات کے حل اور علاقائی ترقی کے فروغ کے لیے مؤثر بنانے میں رکاوٹ ہے۔

کشمیر کا تنازعہ

۱۹۴۷ء میں بھارت اور پاکستان کی آزادی کے وقت تمام ریاستوں بشمول کشمیر کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ بھارت یا پاکستان میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق کریں۔ اس وقت کشمیر کے ہندو مہاراجہ نے بھارت کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا جو کشمیر کے عوام کی خواہشات کے برعکس تھا کیونکہ وہاں مسلم اکثریت تھی۔ کشمیری عوام کے حق خودارادیت کا وعدہ ۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر ۴ میں کیا گیا، جس میں ایکسٹرنل فرینڈم کے ذریعے کشمیریوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دینے کی بات کی گئی تھی۔

پاکستان کا موقف ہے کہ بھارت کا کشمیر پر قبضہ کشمیری عوام کے اپنے سیاسی مستقبل کے انتخاب کے حق کی نفی ہے۔ یہ تنازعہ تین جنگوں (۱۹۶۵، ۱۹۴۸ء اور لائن آف کنٹرول پر مسلسل جھڑپوں کا باعث بنا ہے۔ پاکستان مسلسل عالمی مداخلت اور مذاکرات پر زور دیتا ہے تاکہ کشمیری عوام کی جائز امتیازات کے مطابق اس مسئلے کا پُر امن حل نکالا جاسکے۔

پاکستان اور او آئی سی ممالک

ترکیہ

پاکستان اور ترکیہ کے درمیان تعلقات باہمی احترام اور ہمہ جہت تعاون پر مبنی ایک مضبوط اور ترقی پذیر شراکت داری کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں ممالک نے اسٹریٹجک، اقتصادی، اور دفاعی روابط کو فروغ دینے میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔

پاکستان اور ترکیہ کے تعلقات ایک مضبوط اور بڑھتے ہوئے تعلق کا مظہر ہیں جو اسٹریٹجک، اقتصادی، اور ثقافتی تعاون پر مبنی ہیں۔ دفاعی تعاون ان تعلقات کی بنیاد ہے جس میں مشترکہ فوجی مشقیں، دفاعی پیداوار کے معاہدے، جہاز سازی اور ڈرون طیاروں جیسے جدید منصوبے شامل ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان معاشی



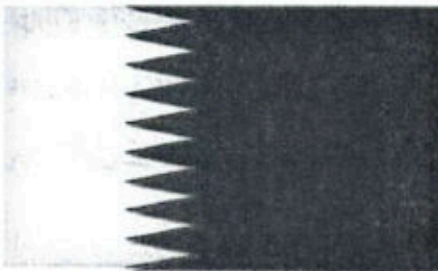
تعلقات تجارت، ٹیکنالوجی اور انفراسٹرکچر میں مفاہمت کی یادداشتوں کے ذریعے بڑھ رہے ہیں تاکہ سٹریٹجک معاشی شراکت داری قائم کی جاسکے۔ ثقافتی اور تعلیمی تبادلات ان کے روابط مزید مضبوط بنا رہے ہیں۔ طلبہ پروگرامز اور تحقیقی اشتراک دونوں ممالک کو قریب لارہا ہے۔ دونوں ممالک کے جغرافیائی محل وقوع پائیدار ترقی کے اہداف حاصل کرنے کے حوالے سے ان کے تعاون کو مزید گہرا کر رہے ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان جاری دفاعی اور شہری ترقی کے منصوبے طویل مدت کی شراکت داری کو ظاہر کرتے ہیں اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دونوں ملک علاقائی استحکام میں اپنا کردار ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

### سعودی عرب



پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات گہرے مذہبی، اقتصادی، اور اسٹریٹجک رشتے پر مبنی ہیں۔ سعودی عرب کا اسلام کے دو مقدس ترین مقامات کا نگہبان ہونے کا مقام دونوں ممالک کے درمیان ایک روحانی اور ثقافتی رشتہ قائم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اہم اقتصادی منصوبے، جیسے گوا در میں ۱۱۳ ارب ڈالر کی لاگت سے آئل ریفاٹری کا قیام اور مالی امدادی کججز، دونوں ممالک کے درمیان مضبوط مالی تعاون کو ظاہر کرتے ہیں۔ دفاعی تعاون بھی مضبوط ہے جہاں پاکستان سعودی قیادت میں بننے والے اتحادوں کی حمایت کرتا ہے اور مشترکہ دفاعی کوششوں میں شامل رہتا ہے۔ آئندہ کے لیے بہتر اقتصادی شراکت داریاں، مشترکہ دفاعی اقدامات، اور پائیدار ترقی کے اہداف سے وابستگی دونوں ممالک کے درمیان طویل مدتی تعاون، علاقائی استحکام، اور باہمی ترقی کو فروغ دے سکتی ہے۔

### قطر



پاکستان اور قطر کے درمیان شراکت داری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جو اقتصادی تعاون، انسانی وسائل کی ترقی، اور ثقافتی تعلقات پر مرکوز ہے۔ قطر کی جانب سے پاکستان میں ۱۳ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری توانائی، تجارت اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں کی گئی ہے جبکہ دونوں ممالک زراعت، قابل تجدید توانائی اور خوراک کے تحفظ میں تعاون کے امکانات تلاش کر رہے ہیں۔

قطر کی معیشت میں پاکستانی کارکن اہم کردار ادا کرتے ہیں اور روزگار کے مواقع میں مزید اضافے کے منصوبے زیر غور ہیں۔ دفاعی تعلقات اگرچہ غیر رسمی نوعیت کے ہیں تاہم ان میں مشترکہ مشقیں اور مادی امداد شامل ہے۔ مستقبل میں اقتصادی روابط کو مزید مضبوط بنانے، تکنیکی تبادلے کو فروغ دینے، اور علاقائی امن کی کوششوں میں اسٹریٹجک اتحاد کو گہرا کرنے کے امکانات موجود ہیں۔

دونوں ملکوں کے درمیان مشترکہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے یہ شراکت داری قائم کی جا رہی ہے مثلاً خوراک کے تحفظ صاف توانائی اور پائیدار ترقی کے اہداف حاصل کرنے کے لیے دونوں ممالک ایک دوسرے سے تعاون پر تیار ہیں اور یہ علاقائی استحکام کے لیے بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان مضبوط اور ہمہ جہت تعلقات قائم ہیں جو اقتصادی روابط، ثقافتی تبادلوں اور اسٹریٹیجک تعاون پر مشتمل ہیں۔ ۲۰۲۳ء میں دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کا حجم ۵۶ ارب ڈالر رہا۔ مینا (Middle East for North America) کے

خطے میں پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی شہر دہلی دار متحدہ عرب امارات ہے جو تیل کی ریفا سٹریوں اور انفراسٹرکچر میں بڑی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ متحدہ عرب امارات میں تقریباً ۱۶ لاکھ سے زائد پاکستانی مقیم ہیں جو نہ صرف وہاں کی معیشت میں حصہ لیتے ہیں بلکہ عوامی روابط کو بھی مضبوط بناتے ہیں۔ بین الاقوامی فورمز پر متحدہ عرب امارات کا پاکستان کے حمایت کرنا اور ۶ ارب روپے کی مالی امداد دینا دونوں ملکوں کے درمیان سیاسی اتحاد کی مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے۔

مستقبل میں قابل تجدید توانائی، تعلیم، اور انفراسٹرکچر میں تعاون کے امکانات اس شراکت داری کو مزید وسعت دے سکتے ہیں، جو علاقائی ربط اور اقتصادی یکجہتی کے لیے اہم ثابت ہو سکتے ہیں۔

### پائیدار ترقیاتی اہداف کے حصول کی کوششیں (SDGs)

پاکستان اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف کے حصول کے جانب گامزن ہے۔ یہ عالمی ترقیاتی اہداف مقرر کیے گئے ہیں تاکہ ۲۰۳۰ء تک تمام انسانوں کے لیے امن، خوشحالی، غربت کے خاتمے اور ماحول کے تحفظ کے حصول کو یقینی بنایا جاسکے۔

۲۰۱۶ء میں پاکستان ان اہداف کو اپنی قومی ترقیاتی حکمت عملی کا حصہ بنانے والا پہلا ملک تھا۔ حکومت نے اپنی پالیسیوں کو ان اہداف سے ہم آہنگ کیا جس میں تعلیم، صحت، صاف پانی، اور صنفی مساوات جیسے شعبے شامل ہیں۔ پاکستان نے پائیدار ترقیاتی اہداف کے حصول کی نگرانی کے لیے ایک قومی فریم ورک تشکیل دیا اور مختلف سرکاری پروگراموں خصوصاً یوٹس قائم کیے مثلاً احساس پروگرام جیسے اقدامات، جو غریب خاندانوں کو مالی امداد اور سماجی خدمات فراہم کرتے ہیں، غربت کے خاتمے اور صحت کی بہتری جیسے اہداف حاصل کرنے میں براہ راست معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

پاکستان نے قابل تجدید توانائی، صاف پانی، اور خاص طور پر لڑکیوں کے لیے تعلیم کے شعبے میں بھی پیش رفت کی ہے۔ اگرچہ موسمیاتی تبدیلی، معاشی عدم مساوات، اور محدود وسائل جیسے چیلنجز موجود ہیں لیکن ملک بین الاقوامی تنظیموں اور مقامی کمیونٹیز کے ساتھ مل کر ان اہداف کے حصول کی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات میں سے درست جواب کی نشان دہی کریں۔

۱۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان سب سے اہم مسئلہ ہے:

- ۱۔ انڈس واٹر ٹریٹری  
ب۔ سیاچن تنازعہ  
ج۔ کشمیر مسئلہ  
د۔ سرحدی تنازعہ

۲۔ پاکستان نے امریکہ کی دہشتگردی کے خلاف جنگ میں شمولیت اختیار کی بطور:

- ۱۔ پچھلی صف کا اتحادی  
ب۔ ضمنی اتحادی  
ج۔ درمیانی صف کا اتحادی  
د۔ اگلی صف کا اتحادی  
۳۔ سیٹو (SEATO) اور سیٹو (CENTO) تھیں:

- ۱۔ انسانی فلاحی تنظیمیں  
ب۔ فوجی اتحاد  
ج۔ تعلیمی ادارے  
د۔ فلاحی مراکز  
۴۔ سارک کے رکن ممالک کی تعداد:

- ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۲۔

۵۔ SAFTA ایک ایسا معاہدہ ہے جو سارک ممالک کے درمیان:

- ۱۔ سارک ممالک کے درمیان تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنے اور اندرون علاقائی تجارت بڑھانے کے لیے ہے۔  
ب۔ سارک ممالک میں بچوں کی تعلیم کے لیے ہے۔  
ج۔ سارک ممالک میں صحت کے شعبے میں غریب لوگوں کو سہولت دینے کے لیے ہے۔  
د۔ سارک ممالک کو مالی امداد دینے کے لیے ہے۔

۶۔ سارک کا قیام عمل میں آیا:

- ۱۔ دسمبر ۱۹۸۳ء  
ب۔ دسمبر ۱۹۸۴ء  
ج۔ دسمبر ۱۹۸۵ء  
د۔ دسمبر ۱۹۸۶ء

۷۔ آج کی جنگوں میں سب سے جدید ہتھیار ہے:

- ۱۔ میزائل  
ب۔ لیزر گائیڈڈ  
ج۔ ڈرون  
د۔ راکٹ

۸۔ ۱۱/۹ کا واقعہ پیش آیا:

- ۱۔ ۹ ستمبر ۲۰۰۱ء  
ب۔ ۱۱ نومبر ۲۰۰۱ء  
ج۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء  
د۔ ۹ نومبر ۲۰۰۱ء

۹۔ کشمیری کشمیر میں چاہتے ہیں:

- ۱۔ انتخابات  
ب۔ آمرانہ حکومت  
ج۔ رائے شماری  
د۔ واپس بلانا

۱۰۔ کسی بھی ریاست کی خارجہ پالیسی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے:

- ۱۔ اقتدار اعلیٰ  
ب۔ رقبہ  
ج۔ حکومت  
د۔ جغرافیہ

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

- ۱۔ خارجہ پالیسی کی تعریف کریں۔
- ۲۔ خارجہ پالیسی کی اہمیت بیان کریں۔
- ۳۔ پاکستان کا محل وقوع وسطی ایشیائی ریاستوں کے لیے کیوں اہم ہے؟
- ۴۔ مسئلہ کشمیر کے حل کی اہمیت بیان کریں۔
- ۵۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی پر اثر انداز ہونے والے پانچ اہم عوامل تحریر کریں۔
- ۶۔ نائن الیون کے بعد پاکستان پر کیا اثرات مرتب ہوئے کوئی سے پانچ تحریر کریں۔

مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات دیں۔

- ۱۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے عوامل بیان کریں۔
- ۲۔ مسئلہ کشمیر کا تجزیہ کریں اور اگر یہ مسئلہ کشمیریوں کی خواہش کے مطابق حل ہو تو متوقع نتائج بیان کریں۔
- ۳۔ نائن الیون سے پہلے پاک-امریکہ تعلقات کیوں متاثر تھے؟
- ۴۔ پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات پر نوٹ لکھیں۔
- ۵۔ سارک ممالک پاکستان کی ترقی کے لیے کیوں اہم ہیں؟

#### اپنا فنی وسیع کریں

مزید معلومات کے لیے درج ذیل ویب سائٹس وزٹ کریں:

<https://mofa.gov.pk>

<https://www.saarc-sec.org>

#### تعلیمی سرگرمیاں

- i۔ مسئلہ کشمیر کو تفصیل سے سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر جائیں۔  
"ajk.gov.pk" اور "https://na.gov.pk"
- ii۔ ویب سائٹ سے سی پیک کے بارے میں تفصیل سے مطالعہ کریں۔ "https://cpec.gov.pk"
- iii۔ ۲۰۲۱ء سے ۲۰۲۵ء تک پاکستان کی معاشی ترقی کے لیے سی پیک کی اہمیت پر جماعت میں تقریری مقابلہ کروائیں۔  
جماعت کو گروپس میں تقسیم کریں اور درج ذیل کام تفویض کریں:
- i۔ کشمیریوں کے لیے دنیا کی اخلاقی حمایت کی ضرورت پر بحث کریں
- ii۔ دبائے گئے مظلوم اقوام کے لیے دنیا کی مادی امداد کی ضرورت پر گفتگو کریں۔
- iii۔ بھارت-پاکستان دوستی پر دو گروپوں کے درمیان مباحثہ کروائیں۔

غیر عسکری ہٹانا: دو ممالک کی افواج کی طاقت اور حجم کو کم کرنا تاکہ جنگ سے بچا جاسکے۔ اسلحہ سے پاک کرنا، فوجی قوت سے خالی کرنا۔

اسٹریٹیجک: تزویراتی، مصلحت کے تحت، حکمت عملی

انفراسٹرکچر: کسی ملک کی بنیادی سہولیات اور نظام جیسے سڑکیں، بجلی، پانی، اسکول، اسپتال وغیرہ۔

جیواسٹریٹیجک: ان حکمت عملیوں سے متعلق جو کسی ملک کے جغرافیائی محل وقوع سے پیدا ہونے والے سیاسی مسائل سے نمٹنے کے لیے ضروری ہوں۔

احاطہ: گھیرنا، شامل کرنا، محیط ہونا

استاد کی مدد سے، اس باب میں شامل وہ الفاظ جو آپ کو مشکل لگتے ہیں ان کی فہرست بنائیں اور معنی لکھیں۔

|  |  |
|--|--|
|  |  |
|  |  |
|  |  |
|  |  |
|  |  |
|  |  |
|  |  |
|  |  |